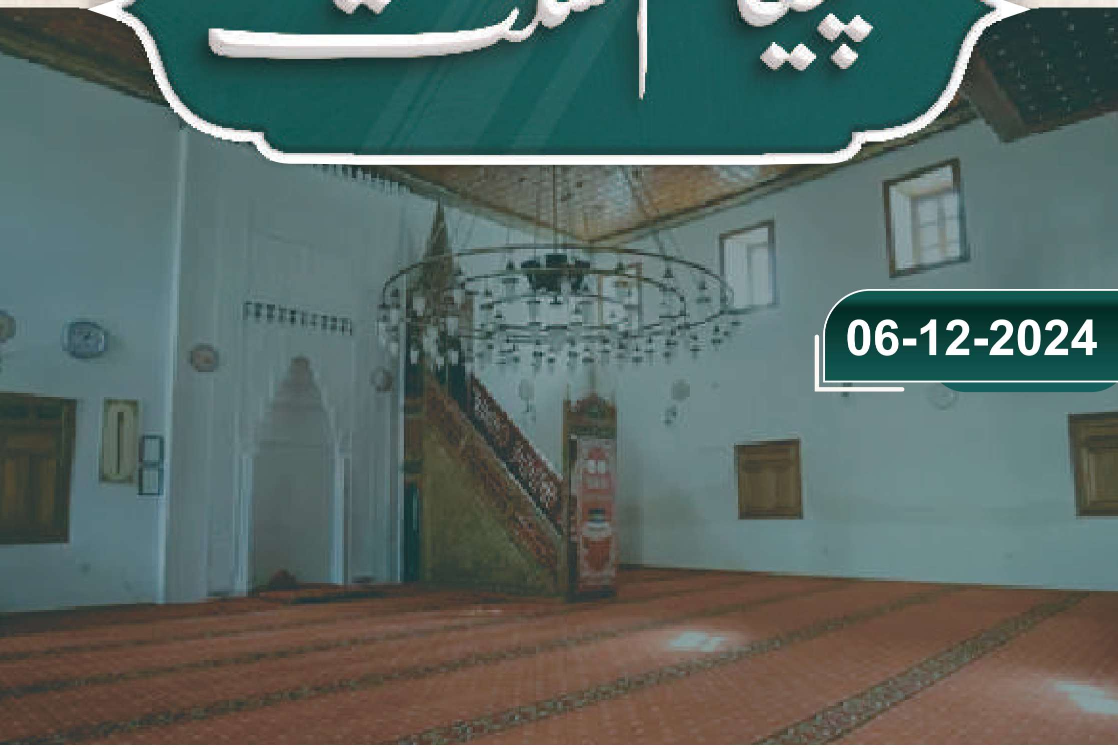
تغیر پذیر حالات کے تناظر میں خطباء کرام کے لیے
علمی وتحقیقی مواد پر مشتمل رہنما خطوط جاری کرنے والا

قندیل بصیرت، برہان صداقت

ہفت روزہ

پیغام سنت



06-12-2024

+91 8686649169

Tahaffuzeshareeat

تحفظ شریعت ٹرسٹ

TAHAFFUZ-E-SHAREEAT TRUST

مساجد کا سروے: مسلمانوں پر نئی افتاد

اور کرنے کے اہم کام

درس قرآن

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلاَةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلاَّ اللهَ فَعَسَى أُوْلَئِكَ أَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ(التوبة:١٨)

ترجمہ:" اللہ کی مسجدوں کو تو وہی لوگ آباد کر سکتے ہیں، جو ایمان رکھتے ہوں اللہ پر اور قیامت کے دن پر، جو قائم رکھتے ہوں نماز کو اور ادا کرتے ہوں زکوۃ اور وہ کسی سے نہ ڈرتے ہوں سوائے اللہ کے،سوا ایسے لوگوں کے بارے میں امید ہے کہ وہ ہدایت یافتہ لوگوں میں سے ہوں گے"۔

لاَ تَقُمْ فِيْهِ أَبَدًا لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَن يَتَطَهَّرُواْ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ(توبہ:١٠٨)

ترجمہ:" آپ اس (نام نہاد مسجد) میں کبھی کھڑے بھی نہ ہوں، البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقوی پر رکھی گئی ہے، وہ اس کی زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں، اور اللہ پسند کرتا ہے پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو"۔

فِيْ بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ (النور: ۳۷-۳۶)

ترجمہ: ” وہ نور ملتا ہے ایسے گھروں میں جن کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کی تعظیم کی جائے اور ان میں اس کا نام لیا جائے، ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں؛ ایسے لوگ جنہیں اللہ کی یاد اقامت نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے نہ کوئی سوداگری غفلت میں ڈال سکتی ہے اور نہ ہی کوئی خرید و فروخت ان کے آڑے آسکتی ہے۔ وہ ڈرتے رہتے ہیں ایک ایسے ہولناک دن سے جس میں الٹ دیئے جائیں گے دل اور پتھرا جائیں گی آنکھیں“۔

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا (الجن: ۱۸)

ترجمہ: ” اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں پس تم لوگ مت پکارو اللہ (وحدہ لاشریک) کے ساتھ کسی کو بھی“۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا أُوْلٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَّدْخُلُوْهَا إِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (البقرہ: ۱۱۴)

ترجمہ: ” اور اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام (پاک) کے ذکر سے روکے، اور ان کی ویرانی کی کوشش کرے؟ ایسوں کو تو ان (پاکیزہ مقامات) میں داخل ہونے ہی کا حق نہیں الا یہ کہ یہ لوگ ان میں داخل ہوں (اس کی عظمت وکبریائی سے) ڈرتے (اور کانپتے) ہوئے، ان کے لئے دنیا میں بڑی رسوائی ہے، اور آخرت میں بہت بڑا (اور ہولناک) عذاب“۔

درس حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا .(رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو شہروں کی پسندیدہ ترین جگہ مساجد ہیں اور ناپسندیدہ ترین جگہ بازار ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : مَهْ مَهْ. قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم : لَا تُزْرِمُوهُ، دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ. ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ عزوجل وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ. أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم ، قَالَ: فَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.(رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک اعرابی آیا اور اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ نے کہا: ٹھہر جا، ٹھہر جا!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو پیشاب کرنے سے مت روکو، اس کو پیشاب کرنے دو۔ صحابہ کرام نے اس کو چھوڑ دیا۔ جب اس نے پیشاب کرلیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ مساجد پیشاب اور دیگر نجاست سے آلودہ کیے جانے والی جگہیں نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہیں۔ پھر صحابہ میں سے ایک آدمی کو پانی کا ڈول لانے کا حکم دیا، وہ شخص پانی کا ڈول لایا اور اس نے اس پر پانی بہایا۔

و عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاریک راتوں میں مساجد کی طرف قدم بڑھانے اور پیدل چل کر آنے والوں کے لئے قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلْمَشَّائُوْنَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ، أُوْلَئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِي رَحْمَةِ اللهِ. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تاریکیوں میں مساجد جانے والے ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوتے ہیں۔

مضمون

بابری مسجد کی شہادت، ہندوستان کی تاریخ کا نہایت الم ناک سانحہ تھا، جسے ملک کا کوئی مسلمان کبھی فراموش نہیں کرسکتا، اس پر مستزاد یہ کہ طویل ترین عدالتی کارروائی اور مختلف مراحل کی گفت وشنید کے بعد بھی مضبوط دلائل وشواہد کے ہوتے ہوئے سپریم کورٹ کے آئینی بنچ کے ذریعہ جو فیصلہ کیا گیا وہ خلاف توقع ہونے کے ساتھ ساتھ شہادت سے بڑا سانحہ اور ملک کی عدلیہ کے وقار پر سوالیہ نشان ثابت ہوا۔

معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں مذہبی آزادی اور عبادت گاہوں کا تحفظ آئینی حق ہے۔ 1991 کے پلیسز آف ورشپ ایکٹ کے تحت 15 اگست 1947 سے پہلے موجود تمام مذہبی مقامات کی حیثیت کو تبدیل کرنے پر مکمل پابندی عائد ہے۔ اس قانون کا مقصد تھا کہ ماضی کے تنازعات کو ختم کر کے ایک بہتر مستقبل کی بنیاد رکھی جائے، مگر حالیہ واقعات نے ایک بار پھر اس قانون اور ملک کی جمہوری قدروں کو چیلنج کر دیا ہے۔

سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے خلاف دائر کی گئی بے بنیاد عرضی، اور عدالت کا اس عرضی کو قبول کر کے مسجد کے سروے کا حکم دینا نہ صرف قانون کی خلاف ورزی ہے؛ بلکہ ملک میں مذہبی ہم آہنگی کو بگاڑنے کی گھناؤنی کوشش بھی ہے۔ اس سے بھی زیادہ شرمناک اور افسوسناک بات یہ ہے کہ پرامن احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر پولیس نے فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں پانچ سے زائد افراد شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے ادارے اور عدلیہ کیوں ایک خاص طبقے کے خلاف اس قدر متعصبانہ رویہ اختیار کر رہے ہیں؟

ایسا ہی ایک معاملہ اب اجمیر شریف درگاہ کے خلاف سامنے آیا ہے، جہاں یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ درگاہ ایک مندر کو توڑ کر بنائی گئی تھی۔ یہ سراسر جھوٹا اور گمراہ کن پروپیگنڈا ہے جس کا مقصد ملک کے مسلمانوں کو دبانا اور انہیں اشتعال دلانا ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب پلیسز آف ورشپ ایکٹ موجود ہے، تو ایسی عرضیاں عدالت میں قابل قبول کیوں ہیں؟ ایسے جج جو قانون کے برخلاف عرضیوں کو قبول کرتے ہیں، وہ خود قانون کے مجرم ہیں۔

یہ وقت ہے کہ ملک کے باشعور عوام، خاص طور پر مسلمان، ان واقعات کے خلاف یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہوں اور اس ناانصافی کے خلاف قانونی اور جمہوری جدوجہد کریں۔ جو لوگ عرضی دائر کر کے عبادت گاہوں کو نشانہ بنارہے ہیں، وہ ملک کے امن کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ ایسے عناصر کے خلاف سخت ترین کارروائی کی جانی چاہیے، اور ضرورت پڑے تو انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ مستقبل میں کوئی بھی ایسی حرکت کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے۔

بہ حیثیت مسلمان مسجد کے مسئلے سے ہماری دل چسپی دینی غیرت اور ایمانی حرارت کا واضح ثبوت ہے؛ لیکن ہماری ساری فکریں مجلس بازی اور زبانی جمع خرچ کے حوالے ہو جائے ،یہ کسی طور مناسب نہیں۔ نیز اگر ہم اس حوالے سے مکمل طور پر مایوسی وقنوطیت کا شکار ہو جائیں تو اس کا بھی صاف مطلب یہ ہے کہ دشمن اپنی سازش میں سو نہیں ایک سو ایک فیصد کامیاب ہو چکا ہے۔ حالات کے مدوجزر سے یقیناً پریشانی ہوتی ہے؛ لیکن یہ اتار چڑھاؤ تاریخ کا اہم حصہ ہے اور حامیانِ حق کی سرخروئی و کامیابی کا تصور مسائل ومشکلات اور مصائب و آلام کے بغیر نہیں کیا جاسکتا۔ اس لیے حالات سے گھبرانے اور مایوس ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ؛ بل کہ منظم حکمت عملی اختیار کرنے اور زمینی سطح پر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ موقع کی مناسبت

سے ضروری محسوس ہوا کہ تحفظ مساجد کے سلسلہ میں چند معروضات قارئین کی خدمت میں پیش کیے جائیں؛ تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ فقط مسجد بنا دینا یا تعمیر و تزئین میں حصہ لے لینا حصول مقصد کے لیے کافی نہیں ہے؛ بل کہ اسے آباد رکھنے کی کوشش کرنا بھی لازم و ضروری ہے۔قرآن مجید میں حق تعالی شانہ فرماتے ہیں: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا۔(التوبہ) یعنی مسجدیں آباد کرنا، ان کی تعمیر کرنا، تعمیر کا بندوبست کرنا، اس کے لئے فکر کرنا، ان کی دیکھ بھال رکھنا، یہ سب ایمان کی علامتیں ہیں اور ایسے شخص کیلئے اللہ کی طرف سے ایمان کی گواہی ہے۔

پہلا اہم کام:

اس وقت مسلمانوں کی دین بیزاری اور غفلت شعاری کا یہ عالم ہے کہ پروردگار عالم سے تعلق کو استوار رکھنے، اس کی بارگاہ عالی میں جبین نیاز خم کرنے جیسی اہم ترین عبادت "نماز" بھی کاروبار، تجارت اور مختلف دنیوی مشاغل کی نذر ہوگئی ہے، حالانکہ قرآن و حدیث میں اس کی غیر معمولی تاکید وارد ہوئی ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے تو جان بوجھ کر نماز کے ترک کو کفر کے مرادف قرار دیا ہے۔

قوم مسلم کے لیے یہ بات کسی المیے سے کم نہیں کہ انھی کی کسل مندی و لاپرواہی کی وجہ سے آج محتاط اندازے کے مطابق ساٹھ تا ستر فیصد مساجد غیر آباد اور پندرہ تا بیس فیصد مساجد قفل بند ہیں۔بعض قریوں اور دیہاتوں کی حالت زار یہ ہے کہ ایک ہی شخص موذن ہے، وہی امام ہے اور وہی مصلی و مقتدی۔آج کتنے ایسے مسلمان ہیں جو ہفتہ میں ایک مرتبہ صرف جمعہ کی سعادت حاصل کرنے مسجد جاتے ہیں اور پورا ہفتہ مطمئن بیٹھے رہتے ہیں۔کتنے ایسے چہرے ہیں جو عیدوں اور جنازوں کے موقع پر نظر آتے ہیں اور پھر طویل مدت کے لیے غائب ہو جاتے ہیں۔

ایک طرف مساجد کی یہ قابل فکر صورت حال ہے اور دوسری طرف اہل خیر متمول حضرات کا یہ اصرار ہے کہ" ہم صرف تعمیر مسجد کو کارِخیر سمجھتے ہیں، ہمارے نزدیک سب سے بڑی نیکی مسجد بنانا ہے،خواہ وہ کسی اور مسجد کے پہلو میں بنائی جائے یادورکسی ویرانے میں"۔

نوٹ: واقعی ضرورت کے پیش نظر اُس جگہ مسجد بنانا کارثواب ہے جہاں کوئی اور مسجد نہ ہو یا مسجد تو ہو؛مگر آبادی کے لحاظ سے ناکافی ہو۔اشکال صرف اس بات پر ہے کہ بلاتحقیق کہیں بھی مسجد بنادی جائے اور اس کی آباد کاری کا خاطر خواہ انتظام نہ کیا جائے۔یقیناً یہ چیز عنداللہ مواخذے سے خالی نہیں۔

موجودہ حالات میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ مستقل ایک تحریک بنا کر ویران مساجد کی باز آباد کاری کا سلسلہ شروع کیا جائے،مقامی مسلمانوں کو ترغیب وفہمائش کے ذریعہ اس جانب متوجہ کیا جائے،بالخصوص شہر کے کناروں پر واقع غیر آباد مسجدوں کی خبر گیری کی جائے،مقفل مسجدوں کی ضروری کارروائی کے بعد کشادگی عمل میں لائی جائے۔اس سلسلہ میں زعماء قوم اور مسلم لیڈران آگے آئیں اور شہرت و ناموری کے بجائے نجاتِ اخروی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کریں۔ان شاء اللہ اس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے اور دشمنان اسلام کو اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

دوسرا ضروری کام:

یہ ہے کہ وہ مسجدیں جو پنج وقتہ نمازوں کے لیے پہلے سے آباد ہیں انہیں دن بھر دینی وملی سرگرمیوں (مکتب اطفال و بالغان،حلقہ درس قرآن و حدیث،امداد بیوگان و یتامی وغیرہ) سے معمور رکھنے کی پوری کوشش کی جائے؛اس لیے کہ مسجد مسلمانوں کیلئے ایک محفوظ پناہ گاہ اور مضبوط حصار ہے۔

حدیث میں آتا ہے، جب آندھی چلتی تو حضور اکرم ﷺ فوراً مسجد تشریف لے جاتے تھے اور جب تک آندھی بند نہ ہوتی مسجد سے باہر تشریف نہ لاتے۔ مسجد میں آنے والے شخص سے اللہ تعالیٰ اسی طرح خوش ہوتے ہیں جیسے ایک گم شدہ شخص واپس اپنے گھر لوٹ آئے۔ مسجد جانے والے اللہ کی ضمان وامان میں آجاتے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جو شخص مسجد کی طرف جائے گا اس کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے اگر اسے موت آئے گی تو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردیں گے ورنہ وہ اجروثواب اور عبادت کے فوائد لے کر لوٹ آئے گا۔ (ابو داؤد) ایک اور روایت میں ہے کہ جو لوگ کثرت سے مسجد میں جمع رہتے ہیں وہ مسجد کے کھونٹے ہیں، فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کو جائیں تو فرشتے ان کی اعانت کرتے ہیں۔ (مستدرک حاکم)

تعلیم و تربیت اور اصلاح معاشرہ میں مساجد کے روشن کردار کو اجاگر کرتے ہوئے مولانا نثار احمد حصیر القاسمی لکھتے ہیں: "پہلے باضابطہ مدارس نہیں تھے، یہی مسجدیں درسگاہوں کے طور پر بھی استعمال ہوتی تھیں اور اب بھی ہو رہی ہیں۔ علماء مختلف مساجد کے اندر جگہ کا انتخاب کرتے اور حلقہ درس لگایا کرتے تھے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ایک زمانہ میں بغداد، قاہرہ، قیروان، قرطبہ، دمشق، موصل اور دوسرے اسلامی ملکوں کے مختلف شہروں کی مسجدیں تعلیم وتعلم اور علم ومعرفت کے گہوارے بنتے گئے، جہاں 24 گھنٹے تعلیم وتعلم اور بحث وتحقیق کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ پوری اسلامی تاریخ پر نظر ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ علم ومعرفت اور تہذیب وثقافت کو پھیلانے اور عام کرنے میں مساجد ہی کا اہم کردار رہا ہے اور جب تک مساجد کو مرکزیت حاصل رہی اسلام کے پھیلاؤ میں اضافہ ہوا اور جب تک مسلمان مساجد سے جڑے رہے ان کا بول بالا اور دبدبہ رہا ہے۔ مساجد جس طرح علم ومعرفت اور بحث وتحقیق کے مراکز

رہے ہیں، اسی طرح یہاں حلم و بردباری، نرمی و رواداری اور اُخوت و بھائی چارگی سکھائی جاتی اور شدت پسندی وسختی سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد نبویؐ کے صحن کے ایک گوشہ میں پیشاب کر دیا،تو لوگ سختی کے ساتھ اسے روکنے کے لئے آگے بڑھے؛مگر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''اسے چھوڑ دو،اس پیشاب پر ایک ڈول پانی بہادو!تمہیں آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، دشواری پیدا کرنے والا بنا کر نہیں ۔''(بخاری)''۔

تیسرا فوری اقدام:

یہ کہ مسجد کو مرکز عبادت بنانے کے ساتھ ساتھ مرکز دعوت بھی بنایا جائے یعنی غیر مسلم برادران وطن میں اسلام کے تئیں شعور اجاگر کیا جائے،اسلام کا تعارفی لٹریچر ان کے حوالے کیا جائے،ان کے ذہن و دماغ میں اسلام کے حوالے سے جو کچھ شکوک وشبہات ہیں ان کا بہ طریق احسن ازالہ کیا جائے اور ان سب سے بڑھ کر اپنے اچھے اخلاق اور اعلی کردار کے ذریعہ انہیں اپنے سے قریب کرنے کی کوشش کی جائے؛تاکہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرسکیں اور آزادی کے ساتھ راہ حق کا انتخاب کرسکیں۔اس سلسلہ میں عہد نبوی کے صرف ایک واقعہ پر اکتفا کرتے ہوئے اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا جو موجودہ حالات میں ہمارے لیے درس نصیحت وموعظت ہے۔سن 6 ہجری میں رسول اکرم ﷺ نے دعوت الی اللہ کا دائرہ وسیع کرنے کا عزم فرمایا تو عرب و عجم کے بادشاہوں کی طرف آٹھ خطوط لکھے اور انہیں حلقہ بگوش اسلام ہونے کی دعوت دی۔جن سربراہوں کو خطوط لکھے ان میں ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے۔بلا شبہ ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا شمار زمانہ جاہلیت کے بارعب سرداروں میں ہوتا ہے۔آپ قبیلہ بنو حنیفہ کے قابل رشک سربراہ اور یمامہ کے ہر دل عزیز شخصیت تھے۔

زمانہ جاہلیت میں جب ثمامہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ملا تو اسے بڑی حقارت سے دیکھا۔ وہ اسلام دشمنی میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ مسلمانوں کے قتل کے درپے رہتے تھے حتیٰ کہ ایک بار خود آنحضور ﷺ کے قتل کا ارادہ بھی کرلیا تھا۔

6ھ میں آنحضور ﷺ نے نجد کے علاقہ میں ایک دستہ بھجوایا جس نے واپسی پر ثمامہ کو شک کی بنیاد پر قید کرلیا اور اپنے ہمراہ مدینہ لے آئے۔ ثمامہ نے بھی راستہ میں اپنی حقیقت ظاہر ہونے نہیں دی۔ مدینہ پہنچ کر جب انہیں نبی اکرم ﷺ کے حضور پیش کیا گیا تو آنحضور ﷺ نے فوری پہچان لیا اور صحابہؓ کو بتایا کہ وہ کسے قید کر کے لائے ہیں۔ پھر ثمامہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے اور انہیں مسجد کے صحن میں ہی ایک ستون سے باندھنے کا حکم فرمایا۔ کچھ دیر تک تو انہیں وحشت محسوس ہوئی؛ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ساری وحشت کافور ہوگئی اور تجسس و مشاہدہ اور بغور مطالعہ کرنے کا جذبہ غالب آگیا، انہوں نے محسوس کیا کہ ایک بے بس قیدی کی حیثیت سے کسی نے ان کا مذاق اڑانے، لاچار سمجھ کر طعنے دینے اور فقرے چست کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، نہ انہیں حقارت آمیز نظروں سے دیکھا اور نہ اس کی عزتِ نفس مجروح کرنے کی کوشش کی۔ اس کے برعکس ان کی شفقت بھری نظروں میں پیار کے ڈورے ہیں، باتوں میں شیرینی اور مٹھاس ہے، ہمدردی اور پیار کے امرت میں گندھی ہوئی باتیں روح کے لئے پیغام حیات ہیں جو کانوں میں رس گھولتی ہوئی دل میں اترتی چلی جاتی ہیں۔ ان لوگوں میں ایسی کوئی بات نظر نہیں آتی جو کھردری اور دل کو چبھنے والی ہو، کوئی ایسی حرکت دکھائی نہیں دیتی جو قابل گرفت اور تہذیب و شائستگی سے گری ہوئی ہو، ہر فرد اعلیٰ اخلاق اور سچی تعلیمات کا عمدہ اور کامل نمونہ ہے جس کی حرکات و سکنات، رفتار و گفتار اور اعمال و اطوار سے انسانیت کا درس لیا جاسکتا ہے، وہ یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اس نو وارد قیدی کی طرف متوجہ ہوئے تا کہ اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں آپ نے بڑے مشفقانہ انداز میں دریافت کیا: ''ثمامہ کیا رائے ہے؟''

انہوں نے جواب دیا۔ ''بہتر ہے اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو یقینا ایک ایسے شخص کو قتل کر دیں گے جس نے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا خون بہایا۔ اگر معاف فرما دیں تو ایک قدر دان پر مہربانی ہوگی اور اگر مال چاہئے تو جس قدر فرمائیں مال آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور انہیں دو دن تک اسی حالت میں رہنے دیا، لیکن کھانا، پانی اور دودھ باقاعدگی سے انہیں ملتا رہا۔

پھر آپ نے دریافت فرمایا: ''ثمامہ کیا رائے ہے؟''

انہوں نے کہا ''بات وہی ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔''

اگر آپ معاف فرما دیں تو ایک قدر دان پر مہربانی کریں گے۔ اگر آپ مجھے قتل کر دیں تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس نے آپ کے ساتھیوں کا خون بہایا ہے، اور اگر مال چاہئیے تو آپ کی منشا کے مطابق مال آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اب بھی اسے اسی حالت میں رہنے دیا اور تیسرے دن تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ ''ثمامہ اب تمھاری کیا رائے ہے؟''

انہوں نے کہا کہ میری تو اب بھی وہی رائے ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ ''اسے آزاد کر دو۔''

حضرت ثمامہ آزاد ہونے کے بعد مسجد نبوی سے نکل کر ایک طرف چل دیئے، مدینہ منورہ کی ایک جانب بقیع کے نزدیک ایک نخلستان تھا۔ وہاں ایک مقام پر پانی بھی جمع تھا۔ اپنی اونٹنی

وہاں بٹھا کر خوب اچھی طرح غسل کیا اور واپس مسجد نبوی میں آ کر سب لوگوں کے سامنے بآواز بلند کہا: اشھد أن لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔

بعد ازاں محبت بھرے انداز میں یوں گویا ہوئے" میرے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! اسلام قبول کرنے سے پہلے روئے زمین پر مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ کوئی چہرہ برا نہ لگتا تھا۔لیکن آج میرے لئے کائنات میں تمام چہروں سے محبوب ترین چہرہ آپ ہی کا ہے۔اللہ کی قسم! آج سے پہلے آپ کا یہ شہر دنیا کے تمام شہروں سے زیادہ برا معلوم ہوتا تھا اور آج یہ مجھے تمام شہروں سے زیادہ محبوب دکھائی دیتا ہے۔" پھر اس کے بعد درد بھرے لہجے میں عرض کیا:" یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے انتہائی افسوس ہے کہ میں نے آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا بے دریغ خون بہایا ہے، بھلا میرے اس جرم کا مداوا کیسے ہوگا۔؟"

یہ سن کر نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:" ثمامہ آپ گھبرائیے نہیں! اسلام پہلے کے سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے" اور آپ نے اس خیر و برکت کی بشارت دی جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی بدولت ان کے نصیب میں لکھ دی۔ یہ سن کر ثمامہ بن اثال رضی اللہ عنہ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔

خلاصۂ کلام:

اسلامی معاشرے میں مساجد کا کردار نمایاں اور عیاں ہے۔آج کل کے معاشرے میں انارکی اور افراتفری ہے۔ ہر طرح کے جرائم (معاشی،معاشرتی،اخلاقی،جنسی) عام ہو رہے ہیں۔ انسانیت کا خون ارزاں ہے،شدت پسندی،دہشت گردی اور عدم برداشت کی فضا قائم ہے۔غربت و افلاس مسلمانوں کا مقدر بن گیا ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں شہروں اور قصبوں میں لاکھوں

مساجد ہیں مگر اُن سے اصلاحِ معاشرہ کا کام نہیں لیا جا رہا ہے۔آج کے اس پُرفتن دور میں ہمیں اصلاحِ معاشرہ کے لیے مسجد کے کردار کو پھر سے فعال بنانا ہوگا اور اِنہی خطوط پر عمل پیرا ہونا ہوگا جنہیں اپنا کر عرب کے بدو دُنیا کے امام اور رہبر بن گئے۔

سبق پڑھ پھر صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا　　　لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اغراض و مقاصد تحفظِ شریعت ٹرسٹ

کتاب و سُنّت کی تعلیمات کا فروغ

اسلام کے عائلی قوانین کی حفاظت

سلف صالحین کا عادلانہ دفاع

فرق ضالہ کا سنجیدہ تعاقب

علمی و تحقیقی مواد کی ترتیب و اشاعت

تحفظ شریعت ٹرسٹ

TAHAFFUZ-E-SHAREEAT TRUST

+91 8686649169, +91 91335 62213

17-2-790/A/1, Phool Bagh, Rein Bazaar, Hyderabad, Telangana 500023

+91 8686649169

Tahaffuzeshareeat